REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جلد ۲ | ۸ فتح ۱۳۲۷ ہش | ۶ صفر ۱۳۶۸ ھ | ۸ دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۷۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ

ہندوستان فوجی طاقت سے پاکستان کو ڈرانا چاہتا ہے

بنوں ۷ دسمبر ۔ پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے جو ان دنوں صوبہ سرحد کا دورہ کر رہے ہیں ۔ آج بنوں میں افغان جرگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے کشمیر میں جو کارروائی کی ہے اس سے وہ پاکستان کو کمزور نہیں کر سکا ۔ اس کا مقصد پاکستان کو فوجی طاقت کا ڈر دکھانا تھا ۔ مگر اس کی یہ آس بر نہیں آئی ۔ آپ نے مزید کہا ۔ کشمیر پاکستان کا حصہ ہے ۔ اور کسی کو پاکستان کی اجازت کے بغیر اس میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

پاکستان کی بنیادوں کو مضبوط استوار کیا جائے

کراچی ۷ دسمبر آج بیگم لیاقت علی خاں نے اپنی ایک تقریر میں کشمیر سے آنے والے مہاجرین کی زبوں حالی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ ان فلاکت زدہ بھائیوں کی دل کھول کر مدد کریں ۔ کراچی کی خواتین سے آپ نے شکوہ کیا ۔ کہ انہوں نے اس وقت تک بہت کم امداد کی ہے ۔

اس وقت مہاجرین کو گرم کپڑوں اور جوتوں کی سخت ضرورت ہے ۔ انہیں چاہئیے کہ اب وہ گزشتہ کمی کو بھی پوری کر دیں ۔

آپ نے کہا ۔ یہ زمانہ پاکستان کا عہد طفلی ہے اور اس کی بنیادیں استوار ہو رہی ہیں ۔ اگر بنیادیں ہی کمزور رہیں تو کبھی بھی ان پر بلند و بالا عمارت کھڑی نہ ہو سکے گی ۔ لہٰذا عوام اس کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں ۔

کشمیری مہاجرین کی زبوں حالی

نراڑ کھل ۷ دسمبر ۔ میںڈھر کے علاقہ سے مہاجرین کی آمد کا تانتا مسلسل بندھا ہوا ہے ۔ زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے ان کا شدت سردی کی وجہ سے بہت برا حال ہے اکثر کے پاس کپڑے نہیں ہیں ۔ ان کو پاکستان کی طرف سے فوری طبی امداد اور ضروری سامان پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

چیکوسلواکیہ میں پاکستان کا کھیلوں کا سامان

کراچی ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ چیکوسلواکیہ کی حکومت نے پاکستان سے کھیلوں کا سامان درآمد کرنیکی اجازت دے دی ہے کھیلوں کے سامان کے تاجروں کو اس بارہ میں چیکوسلواکیہ ایکسپورٹ آرگنائزیشن سے خط و کتابت کرنی چاہیئے ۔

مغربی پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلانیکا مطالبہ

لاہور ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب اسمبلی کے ۸۳ ممبروں نے وزیر اعظم مغربی پنجاب خان ممدوٹ سے درخواست کی ہے کہ بہت جلد اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے تاکہ موجودہ حالات کی وجہ سے جو مسائل پیدا ہوئے ہیں ۔ ان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں ۔

ہند کے فرانسیسی مقبوضات کا مستقبل

پیرس ۷ دسمبر ۔ امید ہے کہ اگلے ہفتے پیرس میں ہندوستان کے فرانسیسی مقبوضات کے مستقبل کے مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے گا ۔ ہند کے فرانسیسی مقبوضات کے سابق گورنر جنرل اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو کر پانڈیچری سے فرانس روانہ ہو گئے ہیں ۔

کمیونسٹ بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں

نانکن ۷ دسمبر ۔ شمالی چین میں کمیونسٹ نانکن کی طرف نہایت سرعت کے ساتھ بڑھ رہے ہیں ۔ دریائے یانگسی کو عبور کرنے کے لئے وہ ارد گرد سے کشتیاں فراہم کر رہے ہیں ۔

ہندوستانی فوج کی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ گئی ہیں

نراڑ کھل ۷ دسمبر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اوڑی اور ٹیٹوال کے محاذ پر شدید برفباری اور طوفان باراں کی وجہ سے ہندوستانی فوجوں کی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ گئی ہیں ۔ بعض حصوں میں تین تین فٹ برف جم گئی ہے ۔ پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوج نے مجاہدین کی اگلی چوکیوں پر گولہ باری کی ۔

* کو سوتی کپڑا خریدنے کے لئے یورپ کے ممالک میں بھیجنے کے لئے غور و فکر کیا جا رہا ہے

گندم اور چاول کے نئے نرخ

لاہور ۷ دسمبر راشننگ کنٹرولر لاہور نے لاہور کے راشن بندی کے علاقے کے لئے گندم ۔ گندم کے آٹے اور چاول کے لئے نرخ مقرر کئے ہیں :۔

	تھوک فی من (روپے آنے پائی)	پرچون فی من (روپے آنے پائی)
گندم	۱۲ ۔ ۷ ۔ ۰	۱۳ ۔ ۳ ۔ ۶
آٹا	۱۳ ۔ ۱ ۔ ۶	۱۳ ۔ ۱۵ ۔ ۰
چاول بڑھیا	۲۴ ۔ ۸ ۔ ۰	۲۵ ۔ ۶ ۔ ۶
چاول درمیانہ	۱۸ ۔ ۵ ۔ ۰	۱۹ ۔ ۳ ۔ ۶

جو تھوک یا پرچون فروش اپنا ذخیرہ بیچنے سے انکار کرے ۔ اسے راشننگ کے احکام کے تحت سزا ہو سکتی ہے ۔

امریکہ کی ترکی کو امداد

واشنگٹن ۷ دسمبر ۔ ترکی کے متعلق صدر ٹرومین نے ایک بیان میں کہا ۔ کہ امریکہ کی طرف سے ترکی کو جو امداد بھیجی گئی ہے ۔ اس سے بڑے اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں ۔ اور کمیونسٹوں کی شورش کو نہایت کامیابی کے ساتھ دبایا جا رہا ہے مزید ۲۸ ڈکوٹا جہاز ترکی پہنچ گئے ہیں ۔

نانکن ۷ دسمبر چین کی سرکاری فوج کی ساتویں ڈویژن کے کمانڈر نے خودکشی کر لی ہے ۔

رشوت ستانی کی ذمہ واری عوام پر ہے

پتوکی ۷ دسمبر ۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز دولتانہ نے پتوکی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ رشوت ستانی اور دوسری بدعنوانیوں کی ذمہ واری حکومت پر نہیں بلکہ عوام پر ہے اگر عوام منظم ہو کر اپنی ذمہ واریوں کا احساس کریں ۔ تو کوئی سرکاری افسر رشوت لینے یا کسی اور جرم کا ارتکاب کرنیکی جرأت نہیں کر سکتا ۔

پاکستان کی یورپ سے سوتی کپڑا خریدنے کی کوشش

کراچی ۷ دسمبر ۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ پاکستان کے ایک تجارتی وفد*

ڈچ انڈونیشی مذاکرات ناکام ہو گئے

جگجا کارٹا ۷ دسمبر ۔ جمہوریہ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد حطہ نے ایک بیان میں بتایا ۔ کہ انڈونیشیا میں سیاسی صورت حال نہایت نازک ہو گئی ہے اور موجودہ حالات میں ہم ولندیزوں سے گفتگو جاری نہیں رکھ سکتے ۔ کیونکہ اس میں بعض ایسے مسائل پیش آ گئے ہیں جنکے تصفیہ کا کوئی امکان نہیں ۔ ولندیزی کابینہ کا وفد جو صلح کی گفتگو کرنے کیلئے آیا ہوا تھا ۔ ناکام واپس چلا گیا ہے ۔

امریکہ سے چین کی استعانت

واشنگٹن ۷ دسمبر ۔ میڈم چیانگ کائی شیک آج صدر ٹرومین سے ملاقات کریں گی ۔ جس میں وہ چین کو مزید فوجی مدد دینے کی اپیل کرینگی ۔ سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ چین نے تین ارب ڈالر کی امداد کی ۔ جو درخواست کی ہے ۔ اس کی منظوری کی بہت کم امید ہے ۔

صدر ٹرومین کی یونان پر نکتہ چینی

واشنگٹن ۷ دسمبر صدر ٹرومین نے یونان کی حکومت پر کڑی نکتہ چینی کی ہے ۔ کہ وہ امریکی حکومت سے ایک کروڑ ڈالر کے اسلحہ کی مدد حاصل کرنے کے باوجود کمیونسٹوں کی شورش کو دبا نہیں سکی اور وہ دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

براعظم امریکہ سے تحریک جدید کے شاندار وعدے

دو ہزار پانچسو ڈالر کی پہلی قسط

اپنے اخلاص اور ایمان کا ایک دفعہ پھر نہایت عمدہ اور قابل تقلید نمونہ پیش کرتے ہوئے براعظم امریکہ کی احمدی جماعتوں نے دو ہزار پانچسو ڈالر کے وعدوں کی پہلی قسط بذریعہ تار رسید نا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور ارسال کی ہے۔ بحیثیت جماعت بیرونی جماعتوں میں سے اس سال کا یہ سب سے پہلا وعدہ ہے۔ جو حضور کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔

جماعت امریکہ کا یہ وعدہ یقیناً اس کے اس عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ جو اس کے دل میں اسلام کے لئے قربانی کرنے کا پایا جاتا ہے امریکہ کی اقتصادی حالت کے پیش نظر بینک یہ رقم ایک معمولی رقم کی حیثیت رکھتی ہے لیکن ایک دور بین نظر اور غور اور فکر کرنے والا دماغ اس کے اندر اس بیج کو دیکھ سکتا ہے جس سے انشاء اللہ تعالے ایک دن ایک ایسا درخت پیدا ہوگا۔ جو تمام امریکہ کی روحانی تسلی کا موجب ہوگا

یہ چندہ امریکہ کے ان احباب کی طرف سے ہے جن کا مال دن اور رات مادیت کی ترقی اور اسلام کے خلاف استعمال ہوتا تھا۔ لیکن خدا تعالے کے فضل اور تحریک جدید کے مبلغین کے ذریعہ ان کی ایسی کایا پلٹ ہوئی ہے کہ وہی لوگ اب اپنا مال تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے خرچ کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

ان نتائج کو دیکھ کر ایک مومن کا دل جہاں اللہ تعالے کی حمد کا ترانہ گاتا ہوا اس کے حضور شکریہ کے لئے جھک جاتا ہے وہاں یہ نتائج مومن کو اس کی اس ذمہ واری کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں کہ صرف ہماری طرف سے کوشش ہی کی ہے وگرنہ تشنہ روحیں صداقت کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ یہ نتائج ثبوت ہیں اس بات کا کہ ان روحانی مریضوں کے لئے اللہ تعالے کی طرف شفا مقدر ہو چکی ہے صرف معالجین کا انتظار ہے۔

یہ نتائج مخلصین جماعت کو ان کی اس بڑھتی ہوئی ذمہ واری کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ تحریک جدید کے نظام کو وسیع کر کے دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام کا ایک مضبوط جال بچھانے کی ضرورت ہے۔ تحریک جدید کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ایک ایک فرد اس جہاد میں بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرے۔ جو شامل ہے وہ پہلے سے نمایاں زیادتی سے حصہ لے اور جو شامل نہیں وہ جلد سے جلد شامل ہو جائے۔ تحریک جدید کی پوری کامیابی کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر بیوی اپنے خاوند کو، ہر خاوند اپنی بیوی کو ہر شخص اپنے باپ۔ بیٹے بھائی اور دوست کو توجہ دلائے۔ کہ جس نے تحریک میں حصہ لیا ہے وہ پہلے سے زیادہ حصہ لے اور جس نے حصہ نہیں لیا۔ وہ اب حصہ لے۔ تا ایک مضبوط فنڈ قائم کر کے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی ایک مستقل بنیاد قائم کر دی جائے

نائب وکیل المال تحریک جدید

۴۸/۱۲/۶

انگریزی دان احباب کی توجہ کے لئے

احباب کو معلوم ہے کہ انگریزی تفسیر القرآن کو شائع ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے یہ وہی تفسیر ہے۔ جس کے متعلق ہمارے انگریزی دان بھائی انتظار کرتے کرتے تھک گئے تھے اور بعضوں کو اس بارہ میں شکایات اور شکوے بھی پیدا ہو گئے تھے یہ کتاب ۱۲۷۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ۲۷۵ صفحات کا انٹروڈکشن بھی شامل ہے۔ یہ کتاب قریباً ان تمام مسائل کا نچوڑ ہے۔ جو علی العموم ہمارے انگریزی دان احباب کو پیش آتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے بھائی اس تفسیر کی اشاعت کے متعلق بہت بے صبری کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ لیکن اب جبکہ یہ تفسیر شائع ہو چکی ہے۔ تو جماعت کے ایک کافی حصہ نے اس کی خریداری اور اشاعت کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور اب تک اس کی صرف پونے آٹھ سو کاپیاں فروخت ہوئی ہیں۔ ضرورت ہے کہ جماعت کے انگریزی دان احباب اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ خود بھی اسے خریدیں اور اپنے حلقہ اثر میں بھی اس کی خریداری کی تحریک فرمائیں۔ اس تفسیر کے مطالعہ سے احباب کو دینی مسائل کے جاننے میں بہت مدد ملے گی۔

انچارج دفتر تفسیر القرآن انگریزی ۸ ٹمپل روڈ۔ لاہور

مغربی افریقہ جانیوالے ایک اور مجاہد کیلئے درخواست دعا

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل جو گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ میں بارہ برس لگاتار نہایت جانفشانی سے باقاعدہ تبلیغی کام کرنے کے بعد قریباً اڑھائی برس سے یہاں آئے ہوئے ہیں چند دنوں میں پھر افریقہ تشریف لے جانے والے ہیں۔

احباب جماعت ان کے لئے اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچے کے لئے اور ان کے دیگر لواحقین کے واسطے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں

(وکیل التبشیر)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا تحریری انعامی مقابلہ

جامعہ احمدیہ کے ایک طالب العلم کی نمایاں کامیابی

الفضل میں شائع شدہ اعلان کے مطابق جو تحریری انعامی مقابلہ زیر اہتمام شعبہ نشر و اشاعت احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ہوا۔ اس میں سید محمد احمد صاحب متعلم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ نے مبلغ بیس ۲۰ روپیہ کا اول انعام حاصل کیا۔ ہم ایسوسی ایشن کی جانب سے مکرم جناب پرنسپل جامعہ احمدیہ و طالب العلم مذکور کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(خاکسار خواجہ نذیر احمد جنرل سکرٹری ایسوسی ایشن)

درخواست دعا

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ علیل ہیں چنانچہ انہیں ہسپتال داخل کیا جا رہا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(۲) عاجز برغرض علاج سنٹرل جناح ہسپتال میں داخل ہوا ہے۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ صحابہ کرام درویشان قادیان سے التماس ہے کہ عاجز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں

عبد الکریم احمدی

دعائے مغفرت

ملک عادل شاہ صاحب احمدی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۷ نومبر بروز ہفتہ بوقت ۴½ بجے وفات پا گئے۔ مرحوم اگرچہ مدت سے بیمار تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد تمام عمر احمدیت کی تبلیغ کی اور علاقہ کے سب احمدیوں کے دن رات خدمت گذار تھے تمام علاقہ میں اپنے اخلاق فاضلہ کی وجہ سے ہر دل عزیز تھے۔ چونکہ جنازہ کے لئے اکثر احمدی بروقت پہنچ نہ سکے۔ اسلئے استدعا ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ پڑھی جائے

خاکسار سعد اللہ سکنہ ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

(۲) میرے والد میاں محمد اسمٰعیل صاحب جو بڑے نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے مخلص احمدی تھے مورخہ ۱۵/۱۱/۴۸ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ ہم قلیل احمدیوں نے ادا کی۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کے نماز جنازہ غائب ادا کرنے کی درخواست ہے۔ (میاں) بشیر احمد سکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ پھلوکی۔ ضلع گوجرانوالہ)

(۳) میری والدہ محترمہ غریب الوطنی کی حالت میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ موصیہ تھیں تمام احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

خورشید احمد منیر متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر

وظائف امدادی کے متعلق ایک نہایت ضروری نوٹ

اس وقت جو وظیفہ خوار طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کی مڈل کی جماعتوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ان کے والدین براہ کرم نوٹ فرما دیں کہ یہ وظیفہ آئندہ صرف اسی شرط پر دیا جاوے گا۔ اگر ایسے طلباء آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل ہوں۔ ان کی طرف سے یہ اقرار نامہ آنے پر کہ وہ مڈل پاس کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ ان کا وظیفہ جاری رکھا جائے گا۔ وگرنہ نہیں!

ہائی کلاسز کے وظیفہ خوار طلباء کے متعلق علیحدہ علیحدہ غور ہوگا۔ وظیفہ خوار اطلاع رہیں۔ انہیں اطلاع دے دی گئی ہے۔

عبد السلام اختر نائب ناظر تعلیم و تربیت

روزنامہ الفضل
۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء

اسلامی طلاق اور مسلمان

کل ہم نے ان کالموں میں اجمالی طور پر ذکر کیا تھا۔ جو امریکہ اور دیگر عیسائی ملکوں میں طلاق کے لئے رائج ہو گئے ہیں۔ عیسائیت میں تو طلاق کو صرف بے حد مشکل ہی بنا دیا گیا ہے مگر بعض مذاہب میں تو طلاق کو سرے سے ہی مانا نہیں گیا۔ ایسے مذاہب میں سے ہندو مت بھی ہے۔ ان کے نزدیک ایک دفعہ نکاح ہو جانے کے بعد یہ رشتہ کسی صورت میں منقطع نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ مرنے کے بعد بھی منقطع نہیں ہوتا اور میاں بیوی میں سے اگر ایک مر جائے تو اس کو دوسری شادی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اگرچہ عملی طور پر مرد کے لئے تو یہ اصول کچھ ڈھیلا کر دیا گیا ہے۔ لیکن عورت کو تو قطعاً دوسری شادی کی اجازت نہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے مت میں طلاق کا کوئی مقام نہیں ہو سکتا۔ اب اسلام کے اثر سے جس طرح مغربی ممالک میں طلاق کو تسلیم کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ہندوؤں میں بھی تعلیم یافتہ طبقہ اس کی ضرورت کو محسوس کر رہا ہے۔ چنانچہ ہندو کوڈ بل تیار کیا جا رہا ہے۔ اس میں طلاق کے اختیار کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ عیسائی اور دیگر اقوام نے گو اس کی ضرورت کو تو چاروناچار تسلیم کر لیا ہے۔ مگر چونکہ ان کا انحصار صرف اپنی عقل پر ہی ہے اور اس مسئلہ کو وہ صرف اپنے موجودہ قانون کی تنگ نظری سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس کے متعلق انکا صحیح ادراک نہیں ہو سکا۔ اور اسلام کی پُرحکمت تعلیم سے ابھی کوسوں دور ہیں۔

اسلام نے اگرچہ بلحاظ انسانیت عورت کو مرد کے ساتھ مساویانہ حقوق دیئے ہیں۔ لیکن خاندانی نظام کے قیام کے لحاظ سے مرد کو خاندان میں بڑا رتبہ دیا ہے۔ جو ایک امیر کو جماعت یا ایک بادشاہ کو اپنی رعایا پر حاصل ہوتا ہے۔ جس طرح ایک امیر یا بادشاہ انسانی حقوق میں جماعت کے کسی فرد یا رعایا کے کسی فرد سے فائق نہیں ہوتا۔ مگر نظام جماعت یا ملک میں ان کے قیام کے لئے امیر یا بادشاہ کو کچھ زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک خاندان میں مرد کو اپنی بیوی پر کچھ زیادہ اختیارات حاصل ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر خاندان کا نظام صحیح طور پر نہیں چل سکتا۔ اس لئے اسلام نے مرد اور عورت کے اختیارات طلاق میں بھی فرق کیا ہے۔

دوسری اقوام جو اب طلاق کو ضروری تسلیم کرنے لگی ہیں۔ اس کے متعلق قانون وضع کرنے میں مرد کی اس فائق حیثیت کو نظر انداز کر جاتی ہیں۔ اور دونوں فریقوں کے اختیارات طلاق میں کوئی فرق نہیں کرتیں۔ بلکہ مجوزہ ہندو کوڈ میں تو عورت کے لئے اختیارات پر مرد کے اختیارات کے مقابلہ میں زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہی ہو گا۔ کہ عورتیں جو مرد کی ذمہ وارانہ دوراندیشی سے نا آشنا ہوتی ہیں۔ ذرا ذرا سی ناچاقی کی صورت میں بھی اپنے اس اختیار کو استعمال کرنے لگیں گی اور اس طرح خاندان کی تباہی کا باعث ہوں گی۔ اس کے برخلاف اگر مرد کو کچھ اختیارات زیادہ حاصل ہوں۔ تو چونکہ وہ خاندان کے قیام کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اپنے ان اختیارات کو استعمال کرتے وقت وہ زیادہ حوصلہ اور زیادہ وسعت نظر سے کام لے گا۔ لیکن اسلام نے ان اختیارات کے استعمال کو صرف اس ایک بات پر منحصر نہیں کر دیا۔ بلکہ ان پر بہت سی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے مرد غیر ذمہ دارانہ طور پر ان کو استعمال کر ہی نہیں سکتا۔

سب سے پہلی ہدایت جو قرآن کریم نے اس کے متعلق فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر میاں بیوی میں کوئی جھگڑا رونما ہو جائے۔ اور وہ خود اسکو طے نہ کر سکیں۔ تو اس کا فیصلہ فریقین کے رشتہ دار مل کر کریں۔ پھر اگر صلح و صفائی کی تمام تدابیر ناکام ہوں۔ اور کسی طرح جھگڑا طے نہ ہو سکے۔ اور ایسی صورت اختیار کر جائے۔ کہ بغیر طلاق کے چارہ نہ رہے۔ تو پھر بے شک طلاق کا اختیار استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اختیار استعمال کرنے کے لئے بھی اسلام نے ایک آخری تدبیر برتنے کا لازمی حکم دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ طلاق ایک ہی وقت میں نہیں دی جا سکتی۔ بلکہ تین دفعہ دینا ضروری ہے۔ اور پہلی اور دوسری اور تیسری بار میں تقریباً ایک ماہ کا وقفہ ہونا چاہیئے۔ اس کے ساتھ اور بھی بہت سی پابندیاں ہیں جن کی تفصیلات قرآن کریم اور احادیث سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ یہاں ہماری غرض صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ جہاں اسلام نے مرد کو زیادہ اختیارات دیئے ہیں۔ وہاں ان اختیارات پر ایسی پابندیاں بھی عائد کر دی ہیں۔ کہ ایک عام دوراندیش مرد بغیر ایسی صورت کے کہ جب بغیر علیحدگی کے کوئی چارہ نہ رہے۔ اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیگا پر روکنے والی پابندیاں صرف طلاق کے وقوع تک ہی ختم نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ طلاق کے بعد بھی کچھ ایسی پابندیاں لگا دی گئی ہیں کہ اکثر اوقات ان کے خیال سے ہی آدمی اس اختیار کے ناجائز استعمال کرنے سے باز رہ سکتا ہے۔

دوسری طرف اسلام نے عورت کے خلع پر بھی چند ضروری پابندیاں لگائی ہیں۔ اگرچہ ان کی نوعیت خاندان میں اس کے مرتبہ اور اس کی نسوانیت کے لحاظ سے مرد کے اختیارات طلاق سے کسی قدر جدا ہے۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جس طرح اسلام کی دوسری تعلیم کو نظر انداز کر رکھا ہے اسی طرح اس بارے میں بھی انہوں نے افراط وتفریط کی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ اور اس طرح بہت سی برائیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اگر ایک طرف ذرا ذرا سی بات پر طلاق دے دی جاتی ہے۔ تو دوسری طرف صرف ظلم و ستم کرنے کے لئے عورت کو نہ تو آباد کیا جاتا ہے۔ اور نہ اسکو طلاق دی جاتی ہے۔ یہ دونوں طرز عمل اسلام کے اصولوں کے منافی ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کو اپنے لئے شمع ہدایت قرار دیتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اس پُرحکمت تعلیم پر عمل کریں۔ جو زندگی کے اس شعبہ کے متعلق اس نے دی ہے۔ قرآن کریم نے ایمان کے ساتھ ہی اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے۔ بغیر ایمان کے اعمال صالحہ نہیں ہو سکتے اور نہ بغیر اعمال صالحہ کے ایمان تقویت حاصل کر سکتا ہے۔

اگر ہم نے اسلام کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ یہ صحیح مذہب ہے اور اس کے اصول دنیا کی بہبودی کے لئے صحیح راہنمائی کرتے ہیں۔ اور اسلام ہی کی بناء پر اپنے آپ کو دوسروں سے ممیز کرتے ہیں تو ہم کو چاہیئے کہ اپنے تمام اعمال کو اس کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اور یہ نہ کریں۔ کہ کہلائیں تو ہم مسلمان لیکن ہمارے اعمال اسلام کی تعلیم کے الٹ ہوں۔ جس سے نہ صرف یہ کہ ہم ہی اس تعلیم سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ ان لوگوں میں اس تعلیم کو بدنام کرنے کا باعث بنتے ہیں جو اسلام کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اور ہمارے برے عمل دیکھ کر ہی اس سے نفور ہو جاتے ہیں۔

فہرست چندہ حفاظت مرکز

گزشتہ سال مشاورت کے موقعہ پر جب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ حفاظت مرکز کی اہمیت کو واضح فرمایا تو ساتھ ہی حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ اس قسم کا چندہ ہے۔ کہ کوئی مستحق اس میں شامل ہونے سے رہ نہیں سکتا اور اگر کوئی شخص آمد تو رکھتا ہے۔ اور مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتا۔ اور حفاظت مرکز کا مقررہ چندہ بھی ادا نہیں کرتا۔ اس کے متعلق خاص اعلان کر دیا جائے گا۔ اور اس سے آئندہ نہ سلسلہ کا کوئی کام لیا جائے گا۔ نہ ہی اسے آئندہ قومی ثواب کے کاموں میں شرکت کی اجازت دی جائے گی۔

حفاظت مرکز کے چندہ کی ادائیگی کی آخری تاریخ کو گزرے بھی ایک سال ہو گیا لیکن پھر بھی ابھی کافی رقم ایسی ہے جو وصول نہیں ہوئی۔ پیشتر اس کے کہ نظارت بیت المال حضور کی خدمت میں عرض کرے کہ فلاں فلاں جماعتیں اور فلاں اشخاص ہیں۔ کہ ان کی طرف سے اس چندہ کی ادائیگی کی طرف غفلت سے کام لیا گیا ہے۔ ایک بار پھر بذریعہ اعلان ہذا احباب کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ حفاظت مرکز کے چندہ کی باقی رقم پندرہ دسمبر ۱۹۴۸ء تک ادا فرمادیں۔ کیونکہ اس تاریخ کے بعد چندہ حفاظت مرکز میں حصہ لینے والوں کے اسماء حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ جن میں یہ بھی بتایا جائیگا۔ کہ سو فی صدی وعدہ کرنے والے کون ہیں اور بقایادار کون؟

نظارت بیت المال

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

خدائی تحریکات کا حقیقی مرکز

زمین کا قطعہ نہیں آسمان کا خدا ہے

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب واقف زندگی

مادی تحریکوں کے برعکس خدائی تحریکوں کا اصل مرکز صرف خدا تعالےٰ کی ذات واحد ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حوادث کے تیز دھار سے جب ان کے حقیر سامانوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ اور آخر نوبت یہاں تک پہونچ جاتی ہے۔ کہ وہ مقدس مقام جو آسمانی برکات کے نزول کا سارا زمین میں اکیلا گھر ہوتا ہے جس کے انوار کی روشن شعاعیں تاریک دنیا کے لئے روشنی کا مینار ہوتے ہیں۔ جس کی برکت سے صدیوں کے مردے ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتے ہیں۔ وہ کسی مخفی الٰہی مصلحت کے ماتحت ان سے چھین لیا جاتا ہے اور ظاہری حالات میں ان کی ترقی کا آخری سہارا بھی باقی نہیں رہتا۔ تب آہستہ آہستہ مایوس کن صورت حال امید افزا شکل اختیار کرنا شروع کر دیتی ہے اور نہایت قلیل عرصہ میں خطۂ ارضی پر ایسا انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے پہلے خواب میں بھی اس کا خیال نہ ہو سکتا تھا۔

یہ واقع ہونے والا انقلاب اس بات کا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ اس جماعت کا حقیقی مرکز زمین میں نہیں آسمان پر ہے۔ کیونکہ واقعات بتا دیتے ہیں۔ کہ ملکوں اور وطنوں کی تبدیلی ان کی ترقی میں اتنی بھی روک نہیں ڈال سکتی جتنی روک ایک بھاری طوفان کے مقابلہ میں ایک چھوٹا تختہ ڈال سکتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ نازک پودا جس کی باغبانی خدا کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ ابتدا سے ہی عرش کے بلند مقام پر آبپاشی کے لئے لگا دیا جاتا ہے۔ اور جس وقت زمین کے لوگ زمینی حادثات پر قیاس کر کے اس کے تباہ ہو جانے کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اس کی ترقی کا سامان فرما رہا ہوتا ہے۔ اور وہ تھوڑی مدت میں ایک تناور درخت بنکر ظاہر ہو جاتا ہے۔

اس حقیقت کی واضح مثالیں تاریخ کے اوراق پر بکثرت پائی جاتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ مبرہن اور روشن مثال اسلام کے پہلے دور میں پائی جاتی ہے۔ کسے معلوم نہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دو سال نہیں متواتر تیرہ سال دشمنوں کے مظالم کا تختہ مشق بنتے رہے۔ آپ کے ساتھ شمع ہدایت کے ان پروانوں کو بھی جو محض خدا کے لئے آپ کے گرد جمع ہوئے تھے ہوشربا تکالیف میں مبتلا کیا گیا۔ اور آخر دنیا کے اجارہ داروں کے دردناک سلوک کا نظارہ دیکھ کر انہیں تین سو میل دور مدینہ کی بستی میں پناہ گزین ہونا پڑا۔

کفار خوش تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو غالباً اپنی بے بسی کو برداشت نہ کر کے اسلام کی آغوش سے نکل کر کفر کے گہوارہ میں داخل ہو جائیں گے یا کم از کم اسلام کے دائرہ میں کسی اور شخص کو داخل ہونے کی جرأت نہ ہوگی۔ مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ مکہ کی پاک بستی سے محروم کر دیا جانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھڑے کئے ہوئے جھنڈے کو سرنگوں نہیں کر سکتا۔ کفار کی اس بے علمی کی یہ افسوسناک انتہاء تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے فدائیوں کو تین سو میل دور پناہ لینے پر مجبور کر دینے کے بعد بھی وہ چین سے بیٹھ نہ سکے۔ اور یہ پا کر کہ مسلمان مدینہ کی زمین میں ایک پر امن شہری کی طرح دن گزار رہے ہیں۔ اور ان کی موجودہ ہجرت نہ تو ان کے دلوں کو پژمردہ کر سکی ہے۔ اور نہ اسلام کی ترقی کے روک دینے کا موجب بن سکی ہے اسلام کو ختم کرنے کا آخری فیصلہ کر کے مدینہ کے مظلوم پناہ گزین مسلمانوں پر کئی بار حملہ آور ہوئے۔ کفار کے اس بار بار حملہ کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکہ کے بعد مسلمانوں کا کسی گاؤں میں آباد ہو جانا ان کے دماغ میں اسلام کی ترقی کا خدشہ پیدا کرنے کا فوری سبب ہو گیا۔ اور وہ یہ نتیجہ نکالنے لگے۔ کہ ہر تحریک مرکز کے وجود سے دوبارہ قائم ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ اسلام بھی انہیں ہی مادی تحریکات کا ڈھانچہ ہے۔ اس لئے ایک دوسرے مرکز میں اس کی ترقی کے آثار پیدا ہو سکتے ہیں۔

گو خدا کے فضل سے اسلام نے مدنی دور میں بہت جلد عروج حاصل کر لیا مگر حقیقت یہی ہے کہ تحریک اسلام کو مدینہ یا مکہ یا کسی خاص مقام کے ساتھ وابستہ قرار دینے میں کفار نے سراسر غلطی کی ہے کیونکہ اسلام کا ابتدائی مرکز مکہ تھا۔ مکہ میں حضور علیہ السلام کے رشتہ داروں اور تعلق داروں کے رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے اشاعت اسلام کے کافی امکان موجود تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام عرب کی نگاہ میں مکہ کی بستی خالص مذہبی اہمیت کی حامل تھی اس لئے اس جگہ بلند ہونے والی ہر آواز کافی جاذبیت کا موجب بن سکتی تھی۔ مگر یہ دیکھ کر حیرت آتی ہے کہ مکی زندگی کے تیرہ سالوں میں جبکہ ترقی کے کافی ذرائع تھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر چند گنتی کے آدمی ایمان لاتے ہیں مگر اس کے برعکس مدنی زندگی کے دس سالہ دور میں جس کا آغاز مسلمانوں کی بے وطنی اور بے کسی سے ہوتا ہے نہ صرف مکہ ہی حضور علیہ السلام کے قبضہ میں آ جاتا ہے بلکہ سارے کا سارا عرب جو کسی زمانہ میں متحد ہو گیا تھا ہمیشہ کے لئے سرنگوں ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلی کیا بتاتی ہے؟ صرف یہی کہ اسلام کا حقیقی مرکز نہ مکہ ہے نہ مدینہ بلکہ صرف اور صرف خدا تعالےٰ کی ذات واحد ہے جس کے اقتداری ہاتھوں نے اسلام کی بے بسی اور غربت میں خاص دستگیری فرمائی اور بڑے بڑے جابر بادشاہوں کی گردنوں کو اس کے قدموں میں ڈال دیا۔

دنیا کی تاریخ کا یہ واقعہ محض قصہ یا افسانہ نہیں بلکہ ایسی ٹھوس حقیقت ہے کہ وہ معاندین اسلام جو خدا تعالےٰ کے ہر ارشاد کی نہایت بے باکی سے تکذیب کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اس امر کی پورے زور سے تصدیق کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی حکمت نے نہ چاہا کہ بیسویں صدی اس صداقت کو فراموش کرنے کی کوئی راہ نکال سکے اس لئے جماعت احمدیہ کے قیام کے ذریعہ یہی نظارہ ایک بار پھر دکھلانے کا انتظام فرما دیا۔ اب جہاں تک جماعت احمدیہ کی ہجرت کا تعلق ہے وہ واقعہ ہو چکی ہے اور گو خدا کے فضل سے ہجرت کے بعد جماعت کی فتح و کامرانی کی بنیادیں ہر چہار اطراف میں اٹھنی شروع ہو گئی ہیں۔ تاہم اپنے اور بیگانے موجودہ بے بسی کو دیکھ کر احمدیت کے مستقبل کے بارہ میں مختلف نظریات قائم کر رہے ہیں اور آنے والے زمانہ کے متعلق ہر شخص کچھ نہ کچھ نقشہ پیش کر رہا ہے۔ یہ نقشہ صحیح ہو یا غلط اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ مستقبل بہرحال پردہ اخفاء میں ہے۔ اور اگر ہم اس وقت اسے دیکھنا بھی چاہیں تو کبھی ہرگز دیکھ نہیں سکتے۔

اس مشکل کا آسان حل یہ ہے کہ خدائی قیامت

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو

ترجمہ از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان میں سب سے زیادہ وہ شخص کامل ہوتا ہے۔ جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو بیوی کے حق میں بہتر ہو۔ (ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عورتوں کے حقوق ادا کئے بغیر خدا سے صلح ممکن نہیں

عورتوں کے متعلق ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس نے فرمایا کہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت جس قدر اسلام نے کی ہے۔ ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں ولھن مثل الذی علیھن ہر ایک قسم کے حقوق بیان فرما دیئے۔ یعنی جیسے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں۔ ایسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے۔ کہ ان بے چاریوں کو جوتیوں کی طرح جانتے ہیں۔ اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پردہ کے حکم کو ایسے ناجائز طریق پر کام میں لاتے ہیں۔ کہ گویا وہ زندہ درگور ہو جاتی ہیں۔

چاہیئے کہ عورتوں سے انسان کا دوستانہ طریق اور تعلق ہو اصل میں انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان سے اس کے تعلقات اچھے نہیں تو پھر خدا سے کس طرح ممکن ہے کہ صلح ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیرکم خیرکم لاھلہ اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا ہی تم میں سے بہترین ہے۔

(الحکم ۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

انحصار کرنے کی بجائے اس وجود کی تحریرات پر نگاہ ڈالی جائے جس کی روحانی اور کشفی آنکھ نے جماعت احمدیہ کی ہجرت کو پچاس سال قبل دیکھا ایک عالم میں اس کی اشاعت کی۔ اور آج واقعات اس کی لفظاً لفظاً تصدیق کر رہے ہیں اور صاف ظاہر ہے کہ واقعات عالم کی یہ گواہی اس کے دوسرے بیانات کے یقینی طور وقوع پذیر ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

وہ مقدس وجود جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے چودھویں صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا وجود ہے حضور نے آج سے پچاس برس پیشتر ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت پر شوکت الفاظ میں فرمایا:۔

"ہم یہ بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ اب ہم اپنے پیارے زادبوم قادیان کو... چھوڑ دیں اور کسی دور کے شہر میں سکنیٰ اختیار کریں۔ کیونکہ جس جگہ میں ہمارا رہنا ہمارے حاسدوں کے لئے دکھ کا موجب ہو اُن کا رفع تکلیف کرنا بہتر ہے۔ بجز اہم دشمنوں کے دلوں کو بھی تنگ کرنا نہیں چاہتے اور ہمارا خدا ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے حضرت مسیح علیہ السلام کا قول ہے کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ نہ صرف نبی بلکہ بجز اپنے وطن کے کوئی راستباز بھی دوسری جگہ ذلت نہیں اٹھاتا اور اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعۃ یعنی جو شخص اطاعت الٰہی میں اپنے وطن کو چھوڑے تو خدا کی زمین میں ایسے آرام گاہ پائے گا جن میں بلا ہرج دینی خدمت بجا لا سکے۔ سوائے ہمارے ہم وطنو! ہم تمہیں عنقریب الوداع کہنے والے ہیں"
(شحنۂ حق مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

حضرت اقدس کی اس تحریر کا ایک ایک لفظ شاندار طریق سے جماعت احمدیہ کی آئندہ نقل مکانی کے لئے ہجرت کی خبر دے رہا ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر اس حقیقت کا بھی پُر زور اظہار کر رہا ہے کہ احمدیت کا حقیقی مرکز صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ کیونکہ حضور فرماتے ہیں "ہمارا خدا ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے" یعنی قادیان میں رہنے یا قادیان سے نکالے جانے سے اللہ کی نصرت کا دروازہ بند نہیں ہو سکتا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قادیان خدا کے مامور کی تخت گاہ ہے۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ قادیان کا ایک ایک گوشہ خدا تعالیٰ کے مقدس شعائر میں شامل ہے۔ مگر یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ احمدیت قادیان سے ہجرت کے بعد مغلوب ہو جائے گی۔ بلکہ علی وجہ البصیرت کہا جا سکتا ہے کہ قادیان سے ایک بار نہیں ہزار بار ہجرت بھی احمدیت کی ترقی میں روک نہیں بن سکتی کیونکہ احمدیت کسی انسانی دماغ کی اختراع نہیں خدائے واحد کی تحریک ہے۔ پس جب خدا کی ہستی کسی مقام سے مخصوص نہیں تو احمدیت کی ترقی زمین کے کسی مقام سے مخصوص کیوں ہو؟؟؟

(خادم سلسلہ دوست محمد واقف زندگی)

کچھ رشتے ناطے کے متعلق!

(از قاضی ظہور الدین صاحب اکمل)

الفضل میں مندرجہ بالا موضوع پر کچھ مضامین چھپے ہیں مگر ان میں تصویر کا ایک ہی رُخ دکھانے کی طرف حسب ضرورت توجہ دلائی گئی ہے۔ میں بھی اس بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میری رائے غیر جانبدارانہ سمجھی جائے۔ اس وقت کوئی خاص معاملہ ذاتی طور پر مجھے درپیش نہیں۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ نکاح میں کفو کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے میں نے ان کے زمانہ خلافت میں "کفو" کی تشریح و توضیح چاہی تو آپ نے مجھے فرمایا۔ کہ "جن حالات میں لڑکی اور لڑکے نے پرورش و تربیت پائی ہے ان کا ضرور لحاظ رکھا جائے اور دیکھا جائے کہ نہ صرف لڑکا بلکہ اس کے خاندان خصوصاً گھر والوں کا تمدن، طرز معاشرت کیسا ہے اور اعمال و عواطف کیا ہیں" تقویٰ صرف یہی نہیں کہ نماز پڑھ لی جائے یا چندہ دینے میں باقاعدگی ہو بلکہ اور بھی کئی باتوں کا دیکھنا ضروری ہوتا ہے جن کا اثر زندگی کے حالات پر پڑتا ہے۔ اسی لئے اگر ذات وغیرہ کا معقول حد تک لحاظ رکھا جائے تو میرے نزدیک اس میں کوئی ہرج نہیں۔ کیونکہ بعض ذاتوں میں کچھ مخصوص عادات ہوتی ہیں جو کسی لڑکی یا لڑکے کے لئے قابل برداشت نہیں ہو سکتیں۔

بعض اوقات لڑکا تو ہر طرح نیک اور قابل نظر آتا ہے مگر اس کے گھر والے کچھ اور ہی اخلاق رکھتے ہیں اور ان میں اس کا گذارہ نہیں ہو سکتا اور مشکل یہ ہوتی ہے کہ وہ الگ گھر میں بھی رہنے نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے لڑکے کو تو نہیں دے دیا لڑکی لی ہے قادیان میں تربیت یافتہ لڑکیوں کے متعلق بالخصوص یہ مشکلات پیش آ سکتی ہیں اس لئے رشتے ناطے کے معاملہ میں اگر کوئی تفتیش کرتا ہے، یا شرائط لگاتا ہے تو بہ رعایت حالات اسے قابل اعتراض نہیں سمجھنا چاہیئے۔

میں تو مرکزی دفتر کے انچارج پر بھی اس معاملہ کو بکلی چھوڑ دینا ٹھیک نہیں سمجھتا کیونکہ وہ ذاتی طور پر حالات سے واقف نہیں ہوتا اسے غلطی یا غلط فہمی میں ڈالا جا سکتا ہے۔ لہٰذا یہ تجویز بہت درست ہے کہ ہر جگہ مقامی کمیٹیاں ہوں جو صحیح صحیح حالات سے آگاہ ہوں اور ایمانداری و دیانت داری سے تصفیہ کرائیں اور پھر کچھ ذمہ داری اپنے اوپر لیں یہ نہیں کہ کسی نے وعدہ کر لیا کہ آپ کا کام کرا دیں گے اور نکاح تک تو ساتھ رہے اور پھر کہہ دیا آپ جانیں آپ کا کام۔ میں نے دیکھا ہے لڑکے یا لڑکی والے پہلے بلا شرط سب کچھ مانتے چلے جاتے ہیں۔ مگر نکاح کے بعد جب رخصتانہ کا وقت آتا ہے تو جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ اور تعلقات فیمابین پر اسی وقت سے برا اثر پڑنے لگ جاتا ہے۔ غرض فریقین کے لئے بہت کچھ سوچ سمجھ کر ساری عمر نبھانے کا تدارک کرنا ہوتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

درخواست دعاء

خاکسار کی چھوٹی لڑکی بعارضہ خرابی جگر و گردہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ علاج گو جاری ہے مگر فائدہ نہیں ہو رہا۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کے سوا کوئی علاج اب نہیں۔ احباب اللہ تعالیٰ سے اس کی صحت کے واسطے دعا کریں

خاکسار محمد امیر الحکیم شاہ احمدی مدرس مومن ضلع شیخوپورہ

بابو محمد صدیق صاحب کہاں ہیں

میری ہمشیرہ امۃ الحی صاحبہ چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ والد محترم جناب بابو محمد صدیق صاحب جہاں کہیں ہوں فوراً گھر تشریف لے آئیں۔

خاکسار محمود احمد بیانی ضلع سرگودھا

میرے متعلق غلط فہمی پھیلانے کی کوشش

(از سید مبارک احمد صاحب نبیرہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ)

گذشتہ دنوں اخبار پیغام صلح میں عبد الاحد صاحب ہزاروی نے اپنی تبلیغی کارگزاری بتاتے ہوئے میرا بھی ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے تجارت کی غرض سے مجھے ایک صاحب سے دس ہزار روپیہ دلانے کا انتظام کیا ہے ایک تبلیغی رپورٹ میں اس رنگ میں میرا ذکر کرنے سے خواہ مخواہ یہ شبہ پڑتا ہے کہ شاید خدا نخواستہ میں بھی عبد الاحد صاحب کی طرح غیر مبایعین کے گروہ میں شامل ہو گیا ہوں اور یہ روپیہ مجھے ایمان فروشی کے صلے میں دیا گیا ہے اصل حقیقت صرف یہ ہے کہ میں نے اپنے کاروبار کے لئے بطور قرض کچھ روپیہ لیا ہے۔ لیکن یہ روپیہ کسی غیر مبایع احمدی سے نہیں بلکہ ایک غیر احمدی صاحب سے لیا ہے اور یہ روپیہ لینے میں عبد الاحد صاحب کی کوشش کا مطلقاً کوئی دخل نہیں ہے۔ البتہ اس سلسلے میں جناب خان بہادر غلام ربانی صاحب کی کوشش کا ضرور دخل ہے جن کا لاہوری جماعت سے تعلق ہے۔ وہ میرے رشتہ دار ہیں اور میں ان کی مدد کے لئے ان کا از حد ممنون احسان ہوں۔ لیکن ان کی اس مدد کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ میں اعتقاداً بھی اب ان کا ہمنوا یا ان کے زمرہ میں ہوں۔

مجھے عبد الاحد صاحب پر از حد افسوس ہے کہ انہوں نے حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے خواہ مخواہ اس پرائیویٹ واقعہ کو اپنی تبلیغی کارگزاری ظاہر کیا اور پھر اس کی تشہیر کی۔ اور اس طرح اپنی طرح مجھے بھی ایمان فروش ظاہر کیا۔ جو لوگ عبد الاحد صاحب کے حالات جانتے ہیں۔ انہیں خوب علم ہے کہ وہ کس حد تک قابل اعتماد ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے مامور اور نبی ہیں۔ جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ حق ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی۔ میرا ایمان ہے کہ الٰہی جماعتوں پر ابتلاء آیا کرتے ہیں۔ لیکن خوش نصیب ہوتے ہیں وہ جو ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں۔ اور ابھی تو ابتلاؤں کی ابتداء ہے۔ ابھی اور بہت سے ابتلاء آنے والے ہیں۔ قادیان میں رہ کر اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی مجالس علم و عرفان اور خطبات نے ہمیں جو تربیت دی تھی اور تحریک جدید کے ماتحت سادہ زندگی وقف جائداد اور وقار عمل وغیرہ مسائل کی جو تلقین حضور کی طرف سے کی جاتی تھی وہ در اصل انہی ابتلاؤں کے سلسلے میں ہی ہماری ٹریننگ تھی جو اب عملی زندگی میں کام آتی ہے۔

خاکسار سید مبارک احمد گیلانی جنرل سٹور مانسہرہ (ہزارہ)

احمدیت کے ذریعے دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام

ہالینڈ میں احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی سرگرمیاں

رپورٹ کارگذاری احمدیہ مشن ہالینڈ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء

(از مکرم جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ ہالینڈ)

ماہ زیر رپورٹ میں بھی بفضلہ تعالیٰ تبلیغ کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ تبلیغی سرگرمیوں میں وسعت پیدا کرنے، لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے مختلف ذرائع کو بروئے کار لانے اور واقفیت کے حلقہ کو وسیع کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ ہم خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق تبلیغ کے کام میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری احباب کے ملاحظہ کے لئے درج کی جاتی ہے

(۱) تبلیغی میٹنگ ایمسٹرڈم میں

اس ماہ ایمسٹرڈم میں تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے بہت سے احباب کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ وہاں کی دو ڈیلی اخبارات میں اعلان کروایا گیا۔ اسی طرح چار صد ٹریکٹ میٹنگ کے متعلق اعلان پر مشتمل ایمسٹرڈم کے مختلف حصوں میں تقسیم کیا۔ میٹنگ ۳۰ تاریخ شام کے ۸ بجے ایک مشہور ہوٹل کے وسیع کمرہ میں منعقد ہوئی۔ برادرم مکرم حافظ صاحب نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ حاضری بفضلہ تعالیٰ معقول تھی۔ برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر نے "صداقت اسلام از روئے بائیبل" کے موضوع پر مدلل و پُر مشتمل تقریر کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارہ میں بائیبل کی پیشگوئیاں پُر اثر رنگ میں بیان کیں۔ بعد ازاں برادرم عبد الرحمن صاحب کوبی نے "اخوت اسلامی" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے "اسلامی تعلیمات کی حقیقت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے احمدیت کی روشنی میں ان کی برتری کو ثابت کیا اور خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ جنگ کے متعلق مختلف الہامات، کشوف اور رویا کو پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلام زندہ خدا کو پیش کرتا ہے۔ بعض احباب نے سوالات بھی دریافت کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ برادرم حافظ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اسلامی تعلیمات کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ شامل ہونے والے احباب نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور ان میں سے بعض دیر تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ ہماری اسلامی بہن محترم ناصرہ زمرمان بھی میٹنگ کے بعد بعض احباب سے تبلیغی گفتگو کرتی رہیں۔

(۲) تقریب عید الاضحیہ

عید کی تقریب ۱۴ اکتوبر کو عمل میں آئی۔ اس کے لئے احباب کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ چار ڈیلی اخبارات نے اس خبر کو ہمارے ایڈریس کے ساتھ شائع کیا۔ ۲۲ احباب نے شمولیت کی۔ برادرم حافظ صاحب نے خطبہ میں حج کی فلاسفی بیان کی اور اس عید کی غرض و غائت کو بیان کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات کو پیش کیا۔ خطبہ کو بفضلہ تعالیٰ احباب نے بہت پسند کیا۔ آخر میں سب کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ ایک پریس رپورٹر بھی شامل تھا۔ اس نے ہمارے فوٹو لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس نے نماز کی حالت کے فوٹو لئے اور دیر تک ہمارے کام کے متعلق سوالات دریافت کرتا رہا۔

(۳) کتاب "اسلام" کے ڈچ ترجمہ کی طباعت

محترمی جناب شمس صاحب کی تصنیف کردہ کتاب "اسلام" کا ترجمہ ہمارے ڈچ احمدی بھائی برادرم ظفر اللہ کارخ نے ڈچ زبان میں اپنے لنڈن کے قیام کے دوران میں کیا تھا۔ ہماری دیرینہ خواہش تھی کہ اس مفید کتاب کو طبع کروا کر ملک میں پھیلایا جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس ماہ اس مبارک کام کو سر انجام دینے کا موقعہ ملا۔ ترجمہ کی نظر ثانی کا کام ہماری اسلامی بہن محترمہ ناصرہ زمرمان صاحبہ اور ان کے خاوند نے محنت سے کیا برادرم حافظ صاحب نے دیباچہ تحریر کیا جس کا ترجمہ بھی محترمہ موصوفہ نے ڈچ میں کیا۔ اس کی طباعت کے سلسلہ میں جملہ انتظامات میں کافی تگ و دو کرنی پڑی۔ اب کتاب پریس میں ہے۔ اور ماہ نومبر کے شروع میں چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ ۱۵۰۰ کی تعداد میں طبع کروائی جا رہی ہے۔ تبلیغ کے سلسلہ میں یہ کتاب انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔

(۴) تبلیغی ملاقاتیں اور خط و کتابت

ملاقاتوں کا سلسلہ بھی بفضلہ تعالیٰ وسیع پیمانہ پر جاری رہا۔ اس ماہ خاکسار نے ڈچ نادرن آفس کے فار ایسٹرن سٹیشن کے سیکرٹری سے ملاقات کی۔ اور مشن کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی۔ اس نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اپنے آپ کو ہر ممکن امداد کے لئے پیش کیا۔ ایک دوست مسٹر فان ودنگن نے ہماری دعوت کی۔ ان سے دیر تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اس طرح مسٹر گاسٹ نے چائے پر مدعو کیا۔ یہ میاں بیوی صوفی خیالات کے ہیں۔ ان سے پہلے بھی کئی دفعہ ملاقات ہو چکی ہے۔ اس دفعہ بھی دیر تک تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ دو دفعہ ایک عیسائی پادری ملنے کے لئے آئے۔ ان سے اسلام اور عیسائیت کے متعلق دونوں دفعہ گفتگو ہوئی۔ برادرم بشیر صاحب اپنے دوست مسٹر Branphorst اور مسٹر Roadz ant اور مسٹر Rijense کو لکر تبلیغ حق پہنچاتے رہے۔ اسی طرح برادرم موصوف پانچ میٹنگوں میں بھی شامل ہوئے۔ اور اس طرح کئی نئے احباب سے تعارف پیدا کیا۔ خاکسار نے اپنے دوست مسٹر Burmma Kardijk سے ملاقات کی۔ اسی طرح مسٹر Ommen اور ان کی بیوی کے ہاں جا کر ان کو پیغام حق پہنچایا۔ اسی طرح مسٹر Ommen سے ملاقات کر کے انہیں اسلام اور احمدیت سے روشناس کیا۔ ایک دوست مسٹر Van Melzen سے بھی خاکسار نے ملاقات کی۔ ایک روز مسٹر الحطاس ملنے کے لئے آئے ان سے دیر تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک اور ڈچ دوست مسٹر Saaseaa نے چائے پر بلایا۔ برادرم حافظ صاحب اور خاکسار نے ان سے دیر تک گفتگو کی۔ خط و کتابت کا سلسلہ حسب معمول جاری رہا۔ اس سلسلہ میں ۹۰ خطوط لکھے گئے۔ برادرم بشیر صاحب کا حلقہ خط و کتابت زیادہ تر ایمسٹرڈم اور خاکسار کا روٹرڈم معہ مضافات رہا۔

(۵) تبلیغی سفر

برادرم بشیر صاحب ایک دفعہ ایمسٹرڈم گئے۔ اور برادرم عبد الرحمن صاحب کوبی مسٹر پولمین (Pohlman) اور دوسرے احمدی بھائی برادرم محمود براؤن سے جیل میں ملاقات کی۔ انہوں نے ۷۰۰ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ اسی طرح ایک روز برادرم حافظ صاحب اور خاکسار کو بھی ایمسٹرڈم جانے کا موقعہ ملا۔ برادرم کوبی سے ملاقات کی اور تربیتی امور کے متعلق ان سے دیر تک گفتگو کی۔ اور ۹۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ دوسری دفعہ میٹنگ کے لئے ایمسٹرڈم جانے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر برادرم حافظ صاحب اور خاکسار نے اپنے احمدی بھائی محمود براؤن سے جیل میں ملاقات کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے یہ بھائی اچھے مخلص ہیں۔ اسلام اور احمدیت سے انہیں گہری محبت پیدا ہو چکی ہے۔ نماز کا بیشتر حصہ عربی زبان میں یاد کر چکے ہیں۔ دیر تک عیسائیت کے نقائص اور اسلام کی خوبیوں کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ عنقریب ان کا مقدمہ عدالت میں پیش ہونے والا ہے۔ احباب ان کی رہائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں۔ ایک روز لائیڈن میں ایک تقریب کے سلسلہ میں ایک بڑا اجتماع تھا۔ ہم نے اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے ایک ہزار سے زائد وہاں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہماری اسلامی بہن محترمہ ناصرہ زمرمان نے بھی تقسیم میں حصہ لیا۔ خاکسار کو ایک دفعہ Hilversum جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہیگ میں بھی ۵۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

(۶) آکسفورڈ گروپ کی میٹنگ میں شمولیت

اس ماہ ہیگ میں آکسفورڈ گروپ والوں نے ایک بہت بڑے اور عظیم الشان پیمانہ پر اجتماع کا انتظام کیا۔ اس گروپ میں مختلف ممالک کے تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ شامل ہیں ان کا مقصد دنیا میں اتحاد اور امن پیدا کرنا ہے۔ اور تمام دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ان کا مطمع نظر ہے۔ اس میٹنگ میں یہاں کے وزیر اعظم، دیگر وزراء اور دیگر بڑے بڑے لوگوں نے شمولیت کی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ ٹکٹ کا حصول ایک مشکل امر تھا۔ مگر بعض احباب کی ازحد ہمدردانہ کوششوں نے ہمارے لئے بھی اس میٹنگ میں شرکت کا موقعہ پیدا کر دیا۔ یہ بات قابل شکر ہے۔ کہ گروپ کے زعماء نہایت عزت اور احترام سے ہمارے ساتھ پیش آئے اس میٹنگ میں شمولیت کئی لحاظ سے مفید رہی گروپ کے احباب حل و عقد سے ملاقات اور تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ اس گروپ کے دو ممبر ایک کینیڈین اور ایک جاپانی ہمارے مکان پر ٹھہرے۔ ان سے خاص طور پر گفتگو کرنے کے مواقع ملے

(۷) انتظامیہ اجلاس

اس ماہ بھی ہفتہ وار انتظامیہ اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ جن میں ہم باہمی غور و خوض اور مشورہ سے مشن کے کاموں کو آپس میں تقسیم کر کے سر انجام دیتے رہے۔ ان میٹنگوں میں ٹریکٹوں کی تقسیم، تبلیغی اجلاس کے انعقاد اور دیگر تبلیغی امور پر بحث کر کے ان کے متعلق فیصلے کرتے رہے۔ یہ اجلاس بفضلہ تعالیٰ مشن کے کام میں وسعت پیدا کرنے میں بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

آخر میں احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو بارآور فرمائے۔ ہمیں پیارے آقا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے سمجھنے اور ان کے مطابق زیادہ سے زیادہ خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کو جلد از جلد ان ممالک میں پورا فرمائے۔ ایک بہت بڑا کام ہمارے سپرد ہے۔ مادیت میں مستغرق اور مذہب سے کوسوں دور مخلوق کو آستانہ خداوندی پر جھکانا ہمارا مقصد ہے۔ ہمارے ذرائع محدود ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ہمیں پورا یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام و احمدیت کی فتح کا دن جلد لائے تا ہم اسلام کا پرچم اکناف عالم میں لہلہاتا ہوا دیکھ سکیں اللّٰھم آمین۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

کیا شاہ عبداللہ یہودیوں سے سمجھوتہ کرلیں گے

یہودی حلقے پُرامید ہیں

تل ابیب ۷ دسمبر۔ فلسطین کے لئے ایک قابل قبول سمجھوتہ کی تلاش کے سلسلے میں سیاسی کمیٹی کی کوشش کے نتائج پر اسرائیل نے خوش آمدید کہا ہے۔ اسرائیل کا خیر مقدم سیاسی کمیٹی کی کامیاب کوشش پر مبنی نہیں بلکہ اس ریزولیوشن کو منظور نہ کرنے پر ہے جس سے کہ اسرائیل اور یہودیوں کو نقصان پہنچتا تھا

یہودیوں کو اس بات سے بہت زیادہ تعجب ہوا ہے کہ عرب ممالک نے برطانوی تجاویز کے خلاف ووٹ دیئے۔ اور اس بات پر بھی ان کو تعجب ہوا کہ عرب وفود اس قسم کے ریزولیوشن کے خلاف رہے جو کاؤنٹ برناڈوٹ کے ریزولیوشن سے کسی شکل میں مشابہت رکھتا ہو۔ اسرائیل کے سیاست دانوں نے شاہ عبداللہ کے اس عرب حصے کو اپنی مملکت کے ساتھ ملحق کر لینے پر بھی کسی قسم کی ناراضگی نہیں کی جس پر آج کل شرق اردن کی قوموں کا قبضہ ہے۔ اسرائیلی ماہرین کو یقین ہے کہ وہ اب بھی شاہ عبداللہ کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔ یہی سب سے بڑی وجہ ہے جس کی بناء پر یہودیوں نے بیت المقدس کے پرانے شہر میں مقیم شاہ عبداللہ کی فوجوں کے ساتھ جنگ بند کر لینے پر رضامندی دے دی ہے (دستار)

امریکہ میں اشتراکیوں کے جاسوس

واشنگٹن ۷ دسمبر۔ ایک کسان نے جو خود اشتراکی ایجنٹ ہونے کا اقرار کیا ہے اپنے کھیت میں سے امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی بہت سی خفیہ دستاویزوں کی فلمیں دستیاب ہوئی ہیں۔ فلمیں ایک کھوکھلے کدو میں چھپی ہوئی تھیں۔ اس انکشاف سے غیر امریکی امور کا پتہ لگانے والی کمیٹی نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ جنگ سے پہلے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں اشتراکی جاسوس کثیر تعداد میں موجود تھے۔ یہ انکشافات اس بات کے لئے "فیصلہ کن ثبوت" ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ دستاویزیں ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۸ء کے درمیانی عرصے کی ہیں۔ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر تحریر کی شناخت کرنے والے ماہرین کو طلب کر لیا گیا ہے اور فلموں پر پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ کمیٹی نے وعدہ کیا ہے کہ اس ہفتے میں ان دستاویزوں کے متعلق تفصیل بیان کردے گی۔

نانکنگ کی لیبارٹری منتقل کر دی جائیگی

بنکاک ۷ دسمبر۔ بین الاقوامی خوراک اور زراعت کی انجمن کی مشرق بعید کے چاولوں کے روگ کی سب سے بڑی لیبارٹری آج کل نانکنگ میں واقع ہے جس میں اشتراکی خطرے کے باعث انجمن مجبوراً اس لیبارٹری کو بنکاک منتقل کردے گی۔ انجمن نے سیام کی حکومت کو لکھا ہے کہ کیا یہ لیبارٹری یہاں منتقل کی جا سکتی ہے۔

چین سے یہاں منتقل ہونے والا دوسرا بین الاقوامی ادارہ ہوگا۔ دوسرا ادارہ مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کا ہیڈ کوارٹر ہے جو عنقریب شنگھائی سے یہاں منتقل ہو جائے گا۔

گرجاؤں میں جنسی تقاریر

نیویارک ۷ دسمبر۔ لندن سے آتے ہوئے ایک پادری کا وعظ سننے کے لئے آٹھ ہزار کے قریب لوگ ہر رات سینٹ جیمز کے گرجا میں جمع ہوتے ہیں۔ اس انگریز پادری کے وعظ میں جاذبیت یہ ہے کہ وہ یہاں مذہب کے احیاء کے لئے تقاریر کرنے آیا ہے۔ یہ پادری برمنگھم کا پادری ہے اس کی عمر ۴۷ سال ہے اور اس کا نام بیرن گرین ہے۔ آپ کو یقین ہے کہ تمام دنیا مذہبی احیاء کے لئے تیار ہے۔ اس نے کہا ہے "ہم لوگوں میں سائنس دان بہت کافی ہیں۔ بندگان خدا کافی تعداد میں موجود نہیں ہیں" اس کو بیسویں صدی کا پادری کہا جاتا ہے۔ آپ برطانوی گرجاؤں کے منبر پر سے جنسی تقاریر کرنے میں بہت مشہور ہیں۔ (دستار)

سیام کا ہندوستان کو تحفہ

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ گورنمنٹ ہاؤس کی ایک تقریب میں ڈاکٹر تھاناٹ کھومان ہندوستان میں مقیم سیاسی ناظم الامور نے ہندوستان اور سیام کے لوگوں کی دوستی کی نشانی کے طور پر ہندوستان کے گورنر جنرل مسٹر سی راجہ گوپال اچاری کو ایک چھوٹی سی چاولوں کی مہر پیش کی۔

مہر کو پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر کھومان نے کہا "چاول ہماری زندگی اور طاقت کا منبع خیال کیا جاتا ہے۔ اور کیونکہ یہ چاول سیام میں پیدا ہوا ہے۔ اور اس سے سیاسی کاشتکاروں نے کاٹا ہے۔ اس لئے یہ نشانی نہ صرف حکومت بلکہ تمام سیام کے باشندوں کی دوستی کا اظہار کرتی ہے" اس تحفے کے ساتھ سیام سے دوسری ہوئی چاولوں کی سات بوریاں بھی ان کو دیا گیا گزین کیمپوں میں بچوں کے استعمال کے لئے تقسیم کیا جائے گا۔ (دستار)

روس میں کپاس کی عمدہ فصل نہ ہوگی

ماسکو ۷ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روس میں اس سال کپاس کی فصل اچھی نہ ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ فصلیں عمدہ ہیں۔ لیکن روس کے کپاس پیدا کرنے والے علاقے ازبکستان میں کسانوں نے سٹہ گری کی قسم کی مہم شروع کر رکھی تھی۔ اس مہم کی بناء یہ ہے کہ اس سال کے اوائل میں نیا زرعی ٹیکس لگا دیا گیا تھا۔

جن علاقوں میں کپاس پیدا نہیں ہوتی۔ ان علاقوں سے فیکٹری میں کام کرنے والے مزدور اور کسانوں کو کپاس کے کھیتوں میں روانہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ پیداوار کو نقصان نہ پہنچے۔ (دستار)

جنوبی افریقہ میں کولیشن کے امکانات

کیپ ٹاؤن ۶ دسمبر۔ جنرل اسمٹس کی مشترکہ پارٹی کی اگلی نشست پر بیٹھنے والے مسٹر آدھر بارلو نے کل بیان کیا ہے کہ افریقن پارٹی کے لیڈر مسٹر ہیونگا کے ساتھ مذاکرات کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں پارٹیوں کی کولیشن بنائی جائے۔ یہ کوشش مسٹر جے ایچ ہافمیر کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کی موت نے ان کو اس کوشش سے محروم کر دیا۔ آدھر بارلو کا کہنا ہے مسٹر ہافمیر نے ملک کے مفاد کے پیش نظر اس بات پر رضامندی کا اظہار کیا تھا کہ وہ مسٹر ہیونگا کو اپنی جگہ جنرل اسمٹس کا نائب مقرر کئے جانے کی اجازت دے دیں گے۔

بارلو کو یقین ہے کہ مشترکہ پارٹی۔ افریقن پارٹی اور لیبر پارٹی کے درمیان کولیشن بنانے کے لئے یہ وقت موزوں ہے۔ اس کولیشن کے وزیر اعظم جنرل اسمٹس اور نائب وزیر اعظم مسٹر ہیونگا ہوں گے۔ مسٹر ہیونگا آج کل ڈاکٹر ملان کی کابینہ میں وزیر مالیات ہیں۔ انہوں نے کہا کچھ دن ہوئے جنوبی افریقہ میں تقریر کی تھی۔ بارلو کا خیال ہے کہ ان کی اس تقریر کی وجہ سے قوم پرست پارٹی کو صدمہ پہنچا ہے (دستار)

کنٹربری کے ڈین کو ڈانٹ دیا گیا!

نیویارک ۷ دسمبر۔ ڈین یونیورسٹی میچیگان نے کنٹربری کے "اشتراکی ڈین" ڈاکٹر ہیولٹ جانسن کو ڈانٹ دیا۔ انہوں نے یونیورسٹی کے ایک جلسے میں یہ بتانے کی خواہش کی تھی کہ برلن کا ایرلفٹ غلط ہے اور یہ کوشش رائگاں ہے۔ یونیورسٹی کے ڈین مسٹر اسپیٹ ملیفنے کہا "ہم کسی ایسے شخص کو اجازت نہیں دیں گے

بین المستعمراتی کانفرنس بہت کامیاب رہیگی

(مسٹر سری پرکاش)

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ ہندوستان کے ہائی کمشنر مقیم پاکستان اور بین المستعمراتی کانفرنس میں شرکت کرنے والے ہندوستانی وفد کے ممبر مسٹر سری پرکاش نے اخبار نگاروں کو ایک ملاقات کے دوران میں بتایا "میں کل منعقد ہونے والی بین المستعمراتی کانفرنس کی کامیابی کی بہت حد تک امید رکھتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہر ایک شخص ان معاملات کا متمنی ہے کہ دو مستعمرات کے متنازعہ فیہ امور کا تصفیہ ہو جائے" میں بھی امید کرتا ہوں کہ کانفرنس سے بہت اچھا نتیجہ ظہور میں آئے گا جس کی وجہ سے دونوں مستعمرات کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ جب پاکستان کے وزیر داخلہ اور وزیر مہاجرین خواجہ شہاب الدین سے کانفرنس کے متعلق ان کے خیالات معلوم کئے گئے تو انہوں نے کہا "مجھے ابھی کچھ نہیں کہنا" آپ پاکستانی وفد کے ممبر ہیں۔ (دستار)

آسٹریلیا میں الومینیم کی صنعت

کینبرا ۷ دسمبر۔ آسٹریلیا میں وسیع پیمانے پر الومینیم کی صنعت کو ترقی دینے کے متعلق برطانوی اور آسٹریلوی سفارات کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم مسٹر چیفلے نے جو ان مذاکرات سے تعلق رکھتے ہیں یہ انکشاف کیا کہ برطانوی حکومت ڈالر بچانے کے لئے اسٹرلنگ علاقہ میں الومینیم کی پیداوار کو بڑھانے کی خواہاں ہے۔ آسٹریلیا چاہتا ہے کہ جو بھی مشترکہ طور پر کام شروع کیا جائے آسٹریلیا کا اس پر کنٹرول قائم ہو۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس صنعت میں ایک کروڑ پونڈ لگانے کی تجویز ہے۔ (دستار)

فلسطینی عرب طلباء کی زبوں حالی

لندن ۷ دسمبر۔ برطانیہ میں ۳۰ پرائیویٹ فلسطینی عرب طلباء کا اپنے والدین سے تعلق بالکل منقطع ہو گیا ہے۔ مالی ضروریات سے مجبور ہو کر انہوں نے مدد حاصل کرنے کے لئے تمام ذرائع سے کوشش کی مگر انہیں کامیابی نہیں ہوئی وہ فوری مداخلت اور اعانت کے محتاج ہیں۔ یہ وہ ہر قسم ہے جو برطانیہ میں عرب طلباء کی لیگ کے صدر نے بیروت میں یونسکو کے صدر کو روانہ کیا ہے۔ دستاویز کو معلوم ہوا ہے کہ یہ طالب علم لندن میں عرب ممالک اور عرب لیگ کے نمائندوں سے ملے اب وہ اپنے باقی ماندہ وسائل سے امداد حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن وہ بھی زیادہ عرصہ نہیں چل سکتے۔ کئی ماہ سے یہ طلباء فلسطین میں اپنے خاندانوں یا رشتہ داروں سے رابطہ قائم نہیں کر سکے ہیں۔ (دستار)

جو بظاہر یا حقیقتاً قومی مفاد اور تحفظ کے خلاف ہو۔ (دستار)

مہاجرین کو مستقل زمین دینے کی کوشش

لاہور ۷ دسمبر۔ مغربی پنجاب میں مہاجروں کو مشروط طور پر زمین کے مستقل حقوق دیئے جانے والے ہیں۔ اس سلسلے میں مہاجر زمینداروں کے دعاوی کی جانچ پڑتال کیلئے محکمہ بحالیات (اراضی) مغربی پنجاب نے مشرقی اور مغربی پنجاب میں جمعبندیوں کے تبادلہ کا کام شروع کر دیا ہے۔ ہر ضلع کے مہتمم بندوبست کو دعاوی پیش کرنے کے لئے درخواستوں کے مطبوعہ فارم اور حلف نامے مہیا کئے گئے ہیں۔ مہاجروں کو چاہیئے کہ اپنے دعاوی ان فارموں پر پیش کریں۔ یہ فارم ایک ایک آنے میں مل سکینگے۔

سیام نے مجوزہ مقدار سے زیادہ چاول برآمد کیے

بنکاک ۷ دسمبر بین الاقوامی خوراک کی ہنگامی کونسل کے انتظامات کے تحت بنکاک کو اس سال ...... ۷ ٹن چاول برآمد کرنے تھے۔ سیام نے اس مقدار سے چاول برآمد کر دیئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سال کے اختتام تک دساور کو جانے والے چاول کی مقدار ۸۰۰۰۰ ٹن سے زیادہ ہو جائے گی۔

فالتو چاول بین الاقوامی انجمن ضرورت مند ممالک کو دے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ضرورتمند ممالک چاول پیدا کرنیوالے علاقوں سے مقررہ مقدار میں سے صرف ۹۳ فیصدی چاول حاصل کر سکینگے کیونکہ برما ابتدائی مقدار کیمطابق چاول دساور روانہ کرنے میں ناکام رہا ہے (اسٹار)

اراکان کے حالات بہتر ہو گئے

رنگون ۷ دسمبر۔ حکومت کی فوجوں کے وسیع پیمانے پر کارروائی کے باعث اراکان کی حالت کافی حد تک بہتر ہو گئی ہے اطلاع ملی ہے کہ باغی شمال کی طرف جا رہے ہیں۔

اطلاع ملی ہے کہ اقلیتوں کے وزیر اور مالیوٹن بذات خود کارروائی کی ہدایت کر رہے ہیں اور باغیوں کے خلاف منگڈاؤ اور بستھی ڈانگ کے علاقے میں سخت کارروائی کی جا رہی ہے (اسٹار)

برلن کرنسی کا تنازعہ

لندن ۷ دسمبر ماسکو سے ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ روس اقوام متحدہ کے چھ غیر جانبدار کمیشن کو برلن کی کرنسی کے تنازعے کے متعلق اطلاعات بہم پہونچانے کے لئے تیار ہے۔ لیکن بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر براموگلیا کی دوسری تجاویز کے متعلق روس کے نظریئے میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی (اسٹار)

حکومت نانکنگ کے تخلیہ کی تیاریوں میں کمیونسٹوں کے حملہ کا خطرہ

پیکنگ ۷ دسمبر۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق روز بروز ابتر ہوتی ہوئی صورت حال میں چینی قوم پرست حکومت جو میل رکھنے کی شدید طور پر جد وجہد کر رہی ہے نانکنگ کے عام انخلا کی تیاریاں کر رہی ہے۔ وزارت مالیات انخلا میں مدد کرنے کے لئے تمام افسروں کو قرضہ دیگی۔ چینی سوداگروں کی اسٹیم نیوی گیشن کارپوریشن کے زیر کنٹرول تمام جہازوں کو (۱۰۰ سے زیادہ جہاز) حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ اس دوران میں کومنتانگ افسروں کے جنوب کی طرف بھاگنے کے رجحانات کو روکنے کے لئے بار بار احکام جاری کر رہی ہے۔ کہ سب کو اپنی جگہ پر رہنا چاہیئے جو گاڑی نانکنگ سے جنوب کی جانب روانہ ہوتی ہے۔ وہ مسافروں سے لبالب بھری ہوتی ہے۔ لوگ پائیدانوں اور چھتوں پر لدے ہوتے ہیں۔ اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ پیکنگ سے ۱۰۰ میل شمال مغرب میں کالگان کے قریب ایک فتح سے شہر کو فوری خطرہ دور ہو گیا ہے۔ یہ فتح قوم پرستوں کے قابل ترین جرنل فوزوئی نے حاصل کی ہے۔ جس نے یہ فتح حاصل کرنے کے بعد تازہ نوجوں کے لئے جبری بھرتی شروع کر دی اور انتہائی انہماک سے دفاعی چوکیاں قائم کرنی شروع کر دیں۔ اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک بڑی جنگ لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں (اسٹار)

بحیرہ احمر میں برطانوی جنگی جہاز۔ شرق اردن کیساتھ خفیہ معاہدہ؟

لندن ۷ دسمبر۔ یہاں یہ اطلاعات موصول ہوئی تھیں۔ کہ شرق اردن پر یہودیوں کے حملہ کے پیش نظر برطانوی بحریہ آقابہ کے قریب مستقل طور پر جنگی جہاز رکھے گا۔ یہاں کے ذمہ دار حلقوں میں ان اطلاعات کی وضاحت کی گئی ہے یہاں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہودیوں کے "امکانی" کی خبر کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی ہے اور اس وقت بحیرہ احمر میں برطانوی جنگی جہاز کی موجودگی کسی غیر معمولی نوعیت کی حامل نہیں ہے۔ ایک ترجمان نے دارالعوام میں کہا کہ اگر شرق اردن پر حملہ کیا گیا تو برطانیہ ۱۹۴۶ء کے معاہدہ کی رُو سے اس کی مدد کرنے کے لئے مجبور ہے۔ برطانوی جنگی جہاز کی موجودگی سے محض یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہوشیار ہے (اسٹار)

—— قاہرہ ۷ دسمبر قاہرہ میں عراق کے ناظم امور عبدالجلیل الراوی نے نقراشی پاشا سے ایک گھنٹہ تک گفتگو کی اس ملاقات میں فلسطین کے قائمقام ثالث ڈاکٹر بنچ کی آمد اور مسئلہ فلسطین کے حالات پر گفت و شنید کی گئی (اسٹار)

مغربی پنجاب اور مشرقی بنگال کا نام بدل دیا جائے

پاکستان دستور ساز اسمبلی کے لئے بیگم شاہنواز کی قرارداد

کراچی ۷ دسمبر پچھلے ہفتے مغربی پنجاب اسمبلی کی ممبر بیگم شاہنواز نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس کیلئے ایک قرارداد پیش کی ہے۔ اس قرارداد میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ روس، انڈونیشیا کی ریپبلک، ترکی، چیکوسلوویکیہ اور یوگوسلاویہ اور کینیڈا کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے جائیں۔

اس قرارداد میں بیرونی ممالک میں سفارتخانے قائم کرنے پر اظہار اطمینان بھی کیا گیا ہے۔ اسمبلی کے لئے بیگم شاہنواز نے ایک اور قرارداد پیش کی ہے۔ اس میں اسباب کی سفارش کی گئی ہے۔ کہ فوراً ایسا قانون بنایا جائے جس سے مشرقی بنگال اور مغربی پنجاب کا نام علی الترتیب بنگال اور پنجاب کر دیا جائے۔

دیگر غیر سرکاری قراردادوں میں پروفیسر راجکمار چکرورتی (مشرقی بنگال۔ کانگرس) کی قرارداد بھی شامل ہے۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بنگال کے دونوں حصوں اور ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پرمٹ جاری کرنا سابقہ تاریخ موجودہ، جغرافیائی حیثیت اور موجودہ حالات کے تحت بالکل غیر مناسب ہے۔ جن حالات کے تحت کانگریس اور مسلم لیگ نے ہندوستان کی تقسیم کو منظور کیا تھا۔ ان کی رو سے بھی پرمٹ سسٹم غیر مناسب ہے۔

پروفیسر راجکمار نے ایک اور قرارداد کا بھی نوٹس دیا ہے۔ اس قرارداد میں حکومت پر یہ زور دیا گیا ہے کہ بنگالی زبان کو بھی پاکستان کی ایک سرکاری زبان کی حیثیت سے تسلیم کر لیا جائے۔ (اسٹار)

—— لندن ۷ دسمبر۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پوسٹ ماسٹر جنرل نے بتایا کہ گذشتہ مالی سال میں برطانوی ٹیلیفون سروس کو ایک کروڑ پونڈ کا منافع ہوا (اسٹار)

پھلدار باغات پر مالیہ کی شرح

لاہور ۷ دسمبر حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ مہاجروں کو جو پھلدار درختوں کے باغات الاٹ کئے گئے ہیں۔ ان کا کرایا زمین کی ثبائی کے برابر (یعنی ربیع ۱۹۴۸ء کے مالیہ اراضی سے تین گنا اور خریف ۱۹۴۸ء کی فصل کے مالیہ سے چھ گنا) اس میں مالیہ اراضی بھی شامل ہے۔ خریف ۱۹۴۷ء کی فصل کے لئے ان باغات سے کوئی کرایا نہیں لیا جائے گا۔

یاد رہے کہ ہر مہاجر کنبے کے لئے اٹھارہ ایکڑ سے کم رقبے کے باغات میں سے چھ ایکڑ آبپاش اور ۹ ایکڑ تک غیر آبپاش رقبہ کا مقرر کیا گیا تھا۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ الاٹمنٹ کی غرض سے صرف اس رقبے پر غور کیا جائے جس کا اندراج "باغ" کے طور پر ہو۔ وہ رقبہ باغ کے طور پر الاٹ نہیں ہو گا۔ جس پر صرف پھلدار درخت اگائے گئے ہوں۔

زنانہ مسلم لیگ کراچی کی مساعی

کراچی ۷ دسمبر زنانہ مسلم لیگ نے مجاہدین کشمیر کے لئے ایک خاص ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں ان کے لئے جوتے خریدنے کے لئے چندہ فراہم کیا جائے گا۔

خود مختاری کا کمیشن جنوبی برما میں

رنگون ۷ دسمبر ایک پریس کمیونک میں کہا گیا ہے کہ مقامی خود مختاری کے تحقیقاتی کمیشن نے اپنا کام ۲۰ اکتوبر سے شروع کیا تھا۔ اس کمیشن کے بہت سے اجلاس ہو چکے ہیں اور تمام میٹنگوں میں ممبران کے تعلقات نہایت ہی خوشگوار رہے ہیں

کارینی، مون اراکان کے لوگوں نے اپنے قومی جذبات اور مستقبل کی ترقی کے متعلق اظہار خیالات کر دیا ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض خیالات متضاد قسم کے ہیں۔ اسلئے کمیشن جنوبی برما کے اضلاع کا دورہ کرنا ضروری خیال کرتا ہے تاکہ وہاں کے لوگوں کی خواہشات معلوم کی جا سکیں

کمیشن عنقریب بسین کو دوسرے پیر روانہ ہو جائے گا اور ڈیلٹا کے دیگر شہروں کا بھی دورہ کریگا۔ پروگرام کے مطابق کمیشن تناسریم اور اراکان کی کمشنریوں کا بھی دورہ کرے گا۔ تمام نسلی اور سیاسی جماعتوں کو کمیشن کے سامنے ثبوت مہیا کرنے کی دعوت دے دی گئی ہے۔ (اسٹار)